© rasailojaraid.com


# اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی!

تحریر: محمد رمضان جانباز فیصل آباد

وطن عزیز پاکستان وہ واحد ملک ہے جس کی اساس کلمہ توحید پر رکھی گئی۔ اس کے معرض وجود کے وقت کروڑوں مسلمانوں نے پاکستان کا مطلب کیا؟ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ کا نعرہ لبوں پر سجا کر "قرآن وسنت" کو آئندہ کا منشور قرار دیتے ہوئے اپنی جانوں تک کے نذرانے پیش کردیئے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد چاہئے تو یہ تھا کہ قرآن وسنت کو ہی ترجیح دی جاتی اور اسے نافذ کیا جاتا۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ بعد از حصول پاکستان ہم قیام پاکستان کے وقت کیے گئے عہد سے اعراض وروگردانی کرگئے۔ جس کے سبب آج تلک ہم "کتاب وسنت" کے نظام پر متفق نہیں ہوسکے۔ کچھ بزرگوں نے فقہ حنفی نافذ کرنے کا مطالبہ پیش کردیا اور کچھ نے فقہ جعفری کی "بین" بجانا شروع کردی، کچھ نے وطن عزیز میں سوشلزم، کیش (Cash) کروانے کی کوشش شروع کردی، اور کچھ نے شاید باریش چہرے کی حیا کرتے ہوئے "اسلامی سوشلزم" کا راگ الاپنا شروع کر دیا اور ستم بالائے ستم یہ ہے کہ "واعتصموا بحبل اللہ" کے بالکل برعکس یہ روش آج بھی جاری ہے۔ اسی وجہ سے پاکستانی قوم بھی ذہنی وفکری انتشار کا شکار نظر آتی ہے۔ جسے دیکھتے ہوئے کوئی بھی دردمند انسان چپ نہیں رہ سکتا۔ اسی بنا پر ہم آج کی نشست میں فقہ حنفی وجعفری کا ایک مختصر سا جائزہ پیش کر رہے ہیں جس کے ساتھ ساتھ قرآنی آیات اور احادیث بھی منسلک ہیں تاکہ عوام الناس پر یہ بات واضح ہوسکے کہ فقہ حنفی وجعفری اور قرآن وحدیث میں کتنی دوری ہے اپنی گفتگو کے آغاز سے پہلے ہم ایک دوباتوں کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں تاکہ لوگ شش وپنج میں مبتلا نہ رہیں۔ ہم نے ابھی کہا ہے کہ فقہ اور قرآن وحدیث میں بڑی دوری ہے اس سے ہر بندے کے ذہن میں یہ سوال ضرور جنم لیتا ہے کہ یہ فقہیں تو حضرت امام ابوحنیفہؒ اور حضرت امام جعفرؒ نے خود مرتب فرمائی ہیں تو پھر یہ قرآن وحدیث سے دور کیسے ہوگئیں؟...... تو اس کے لئے عرض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ہے کہ یہی وہ غلطی ہے جو آج تک لوگوں کو فقہ کی طرف راغب کئے ہوئے ہے حقیقت یہ ہے کہ ان فقہی مسائل کا ان معززاور محترم آئمہ کرام سے نہ تو کوئی تعلق ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے کیونکہ ان کتب فقہ میں ایسے ایسے غلیظ عقائد وافکار ہیں کہ جنہیں ایک عام مسلمان بندہ بھی زبان پر نہیں لاسکتا۔ لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت امام جیسے متقی، پرہیز گار اور پاکباز مومن نے انہیں قلمبند کیا ہو، اس بات کا تذکرہ بھی بے محل نہیں، کہ فقہ کی معتبر کتاب "ہدایہ" حقیقت میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کی وفات کے چھ سو سال بعد "لباس تحریر" سے مزین ہوئی ہے اور تقریباً یہی معاملہ فقہ جعفریہ کے ساتھ بھی ہے اپنے مضمون کے آغاز سے پہلے ہم اہلسنت والجماعت اور اہل تشیع کے علماء سے ایک بات نہایت ادب سے کہتے ہیں کہ خدارا! آپ قوم کی صحیح رہنمائی فرمائیں۔ اگر اللہ نے آپ کو یہ دستار فضیلت عطا کر ہی دی ہے تو اس سے انصاف بھی کیجئے۔ یہ بات یقیناً بے جا ہوگی کہ اگر ہم کہیں کہ آپ کو ان مسائل فقہ کا علم نہیں ہے ہم جانتے ہیں کہ آپ ان سے کماحقہ واقف بھی ہیں لیکن حیرت اس بات پر ہے کہ آپ سب کچھ جانتے بوجھتے پھر بھی اس کا نفاذ چاہتے ہیں آخر کیوں؟...... کیا آپ اسلام اور جدید تقاضوں کو باہم ہم آہنگ کرنے سے قاصر ہیں؟ کیا قوم کی نجات واقعی "تقلید" اور "فقہ" میں ہے؟ آپ جانتے ہیں کہ اسلام ایک تحریک ہے جس میں پل بھر کا جمود کفر ہے آخر کیوں آپ "جامد" رہنا چاہتے ہیں؟ ہم درج ذیل چند مسائل فقہ پیش کررہے ہیں خدا کرے کہ یہ آپ کے عقائد میں شامل نہ ہوں۔ آمین

ان کو ذرا غور سے پڑھئے اور پھر یا تو جرات کرکے فرمادیجئے کہ یہ ہم نے جھوٹ لکھا ہے اور اگر یہ صحیح اور یقیناً یہ صحیح ہیں تو پھر کم از کم دو باتوں کا التزام کیجئے یا تو تقلید اور فقہ حنفی و جعفری سے دستبردار ہو جائیے کہ ....

؎ تقلید کی روش سے بہتر ہے خود کشی

(اقبال)

اور یا پھر "صاحب عمل" ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے ان پر عمل پیرا بھی ہو جائیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



تاکہ ہم آپ کو "منافق" نہ کہہ سکیں۔ آپ کی آسانی اور (حیا آتی ہے اگر کہا جائی کہ) رہنمائی کی خاطر آخر میں قرآن وحدیث کی پکار بھی ہے امید ہے آپ اس سے ضروری فیض پائیں گے اور اب آیئے ذرا "آئینہ فقہ" دیکھتے ہیں کہ کہتے ہوئے کہ.....

ؔ ادھر آ اے دلبر ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

**مسائل فقہ حنفی و جعفری:۔** سب سے پہلے ہمارے سامنے فقہ حنفی کی معتبر کتاب "ہدایہ" کی ایک عبارت ہے جسے پڑھ کر ہم سوچ رہے ہیں کہ اللہ یہ کیا اندھیر ہے، وہ نبی ﷺ جن کی پاکیزگی وطہارت کی داستانیں دنیا کے کونے کونے تک پھیلی ہوئی ہیں کیا ان کی تعلیمات اور افکار اتنی بے حمیتی کے متحمل ہوسکتے ہیں؟ یقیناً ایسا نہیں ہے..... لازمی امر ہے کہ اس فقہ کی تدوین میں "ملوکیت" کا طلسم کار فرما ہے۔ عبارت یوں ہے کہ.... "من تزوج امراته لایحل له نکاحها فوطیها لا یجب علیه الحد" جو آدمی بھی محرمات ابدیہ (یعنی ماں، بہن، بیٹی، خالہ وغیرہ) سے نکاح کرے اور وطی بھی کرے تو اس پر کوئی حد نہیں۔ (ہدایہ ج ۲ ص ۴۹۶ کنز اردو ص ۱۷۵ ہدایہ فارسی جلد ۲ ص ۳۰۴)

"نعوذ باالله من ذلک" غور فرمایئے کیا اس عقیدے میں ذرا سی بھی غیرت وحمیت اور شرم وحیا نظر آتی ہے؟ کیا کوئی ایسا بدبخت ہے جو اس پر عمل کرسکے، دنیا کے کسی مذہب کو دیکھ لیجئے، خواہ وہ آریہ کا غلیظ ترین مذہب ہی کیوں نہ ہو، ہر ایک میں ماں، بہن، بیٹی کا احترام مسلم اور واجب ہے۔ لیکن وہ اے دانشوران فقہ! تم نے تو ان کو بھی مات دے دی۔ یقیناً ایسی خرافات کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ یہ وہ حیوانیت ہے جسے آپ آج تک تسخیر نہیں کرسکے، کیوں کہ قرآن کبھی آپ کے "گلوئے اطہر" سے نیچے اترا ہی نہیں پھر بھی ہم پر فرض ہے کہ ہم بتلائیں کہ.... "حرمت علیکم امھاتکم وبناتکم واخواتکم عمتکم" (نساء ۲۳) (اے مومنو) تم پر تمہاری مائیں بیٹیاں، بہنیں، اور پھوپھیاں، خالائیں، بھانجیاں، اور بھتیجیاں (وغیرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



سب نکاح کے لئے) حرام ہیں۔

اس سلسلے میں اہل تشیع کا "عقیدہ متعہ" بھی اہمیت کا حامل ہے لوگوں کو اپنے مسلک کی طرف راغب کرنے کے لئے یہ "ڈش" بھی بہت "مرغوب" ہے اہل تشیع نے بھی اس عقیدے کو آئمہ محترمین سے منسوب کر رکھا ہے تاکہ لوگ معترض نہ ہوسکیں۔ حضرت جعفرؒ کی طرف ایک روایت یوں منسوب ہے کہ..... آپ نے فرمایا کہ متعہ کا حکم قرآن میں نازل ہوا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث بھی اس کی شاہد ہے۔ (الاستبصار جلد ۳ ص ۱۴۲ باب تحلیل المتعہ) اس عقیدے کو راسخ کرنے کے لئے حضرت امام باقرؒ کا یوں سہارا لیا گیا ہے کہ..... جس نے ہماری باکرہ لڑکیوں کو پناہ نہ دی اور متعہ جائز نہ سمجھا وہ ہم میں سے نہیں ہے (کتاب الصافی للکاشانی ج ۱ ص ۳۴۷)

متعہ کی حرمت کے لئے بجائے اس کے کہ ہم نقلی دلیل پیش کریں، ہم عام شیعہ "دوستوں" سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ اپنی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں سے ایسا فعل کرنے کا تصور بھی کرسکتے ہیں؟..... یقیناً وہ ایسا نہیں کرسکتے، بلکہ ہماری اس بات پر ان کا چہرہ غصے سے سرخ ہوجائے گا۔ رگیں پھول جائیں گی اور بدن سے غیرت کی کپکپاہٹ جاگ اٹھے گی۔ لیکن افسوس یہی لوگ اسی قسم کے عقائد سے لبریز فقہ کے لئے سب سے آگے آگے بھی ہوں گے گویا..... "بادما شراب خوردوبہ زاہد نماز کرد" والا معاملہ ہے اس صورت حال میں یقیناً بعض لوگ یہ بھی کہیں گے کہ

؎ خداوند یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

تو ان کے لئے آنحضرت ﷺ کا فرمان مبارک یقیناً "آب حیات" ہوگا کہ "ان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیمۃ" بے شک اللہ نے (متعہ) قیامت تک کے لئے حرام قرار دے دیا ہے (صحیح مسلم مترجم جلد ۴ ص ۱۸۔ ۱۹) اور حضرت علیؓ کی روایت کے الفاظ ہیں کہ "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن اکل لحوم الحمر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



الانسیۃ" رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز سے منع کیا عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے اور گدھے کا گوشت کھانے سے (ایضاً ص ۲۱)

فقہ حنفی کا دوسرا مسئلہ بھی بہت عجیب ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ بطور خاص ان خواتین وحضرات کے لئے تراشا گیا ہے کہ جو آج بھی شاہی مسجد لاہور سے ذرا دور "ضرورت مندوں" کی "ضرورت" پوری کر رہے ہیں۔ مسجد سمیت دیگر مضافات بھی عالمگیری دور کے ہیں اس لئے فتویٰ بھی فقہ عالمگیری کا لیجئے، لکھا ہے کہ "ولو استاجرا امراة لیزنی بھا فزنی بھا لا یحد" اگر اجرت کے عوض کسی عورت سے زنا کیا جائے یا کروایا جائے تو ایسے شخص پر کوئی حد نہیں ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد ۳ ص ۳۶۸)

اس فتاویٰ میں شیعہ دوستی کا حق یوں ادا کیا گیا ہے کہ اگر مدت دراز رکھی جائے تو متعہ جائز ہے۔ (ایضاً جلد د ص ۲۷) متعہ کا ذکر آیا ہے لہٰذا ایک بار پھر فقہ جعفری دیکھ لیں امام باقرؒ سے پوچھا گیا کہ..... کیا چھوٹی بچی سے متعہ کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا ہاں، مگر یہ کہ بچی اتنی چھوٹی نہ ہو کہ فریب دے دجائے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر کتنی ہو تو فرمایا کم از کم دس سال (تہذیب الاحکام جلد ۷ ص ۲۵۵) "اعیاذ باللہ"

؎ آخر کھل گیا یہ راز بھی سارے زمانے پر
حمیت نام تھا جسکا گئی تیمور کے گھر سے

چلتے چلتے اگر "ثمر متعہ" پر بھی نظر ہو جائے تو مضائقہ نہ ہوگا۔ ابو جعفر سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیا متعہ کرنیوالے کو ثواب بھی ملتا ہے؟ تو فرمایا جو رضائے الٰہی کیلئے متعہ کرتا ہے۔ تو وہ جو بات منہ سے نکالے گا اسکے بدلے اسکو نیکی دی جائے گی۔ جب وہ عورت کی طرف "پیش دستی" کرے گا تو اس کیلئے ایک نیکی لکھی جائے گی۔ جب وہ اس کے قریب ہوگا تو اس عمل سے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ پھر جب وہ غسل کرے گا تو جتنے بالوں سے پانی گزرے گا اتنے ہی گناہ ختم ہوں گے۔ "من لا یحضرہ والفقیہ" جلد ۳ ص ۳۶۶) ان عقائد کے برعکس حدیث مصطفےٰؐ ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن" یعنی جب زانی زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ (بخاری کتاب الحدود) فقہ حنفی کا ایک اور کرشمہ کچھ یوں ہے کہ "من اتی امراۃ فی الموضع المکروہ اوعمل عمل لوط فلاحد علیہ" جو شخص اپنی بیوی یا کسی اور (مرد و زن) سے دبر زنی (غیر فطری فعل) کرتا ہے تو اس پر کوئی حد نہیں (قدروی کتاب الحدود) یہی بات فقہ جعفری میں یوں مرقوم ہے کہ ..... ابو عبداللہ سے پوچھا گیا کہ آپ اس آدمی کے بارے کیا خیال رکھتے ہین کہ جو عورت سے غیر فطری راستے سے جماع کرتا ہے؟ فرمایا اگر عورت راضی ہو تو کوئی حرج نہیں، اس پر جب آیت پیش کی گئی کہ "فاتوھن من حیث امرکم اللہ" (عورتون سے اس راستے محبت کرو جس طرف کا اللہ نے حکم دیا ہے) تو فرمایا کہ یہ حکم اس وقت کے لئے ہے کہ جب اولاد کی خواہش ہو' (تہذیب الاحکام ج ۷ ص ۴۱۴) اللہ سب کو ان خود ساختہ مسائل سے بچائے آمین یقیناً قرآن وحدیث ہی راہ مستقیم عطا کرتے ہیں اب یہی فقہ کا مسئلہ کہ جو اوپر گزرا ہے دیکھیے کہ حدیث مصطفےٰ کے کتنا برعکس ہے "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتی امراتہ فیدبرھا" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ملعون لعنتی ہے جو اپنی بیوی کے دبر میں جماع کرتا (احمد وابوداؤد)

ایک اور فرمان نبوی ہے کہ "ان الذی یاتی امراتہ فی دبر مالا ینظر اللہ الیہ" جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں جماع کرتا ہے اللہ اس کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا۔ (شرح السنہ بحوالہ مشکوۃ مترجم جلد ۳ ص ۳۹)

ایک اور فرمان رسالت ماب ﷺ ہے کہ جس شخص کو تم قوم لوط کے عمل میں مبتلا پاؤ "فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ" تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، بحوالہ مشکوۃ مترجم جلد ۳ ص ۱۹۵)

فقہ حنفی و جعفری کے ہزاروں مسائل ایسے ہیں جو نہ صرف یہ کہ قرآن وحدیث کے برعکس ہیں بلکہ ان میں غلاظت اور بے حیائی بھی واضح موجود ہے نمونے کے طور پر ہم نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com


چند ایک کا تذکرہ کر دیا ہے جنہیں پڑھ کر قارئین حق وباطل کی پہچان کا فیصلہ خود کر سکتے ہیں اور ہم تو کہے دیتے ہیں کہ اگر وطن عزیز میں فقہ حنفی یا جعفری کا نفاذ ہو جائے تو پھر وہ سب "گل کھلیں" جنہیں نوک قلم پر لانا مناسب نہیں، ہمیں افسوس تو اس پر ہے کہ فقہ حنفیہ میں اتنے "غلیظ" مسائل جن سے آدمی کو حیا آتی ہے کہ باوجود بعض مقلدین حنفیہ نے یہاں تک کہا ہے کہ.... فقہ کا سیکھنا افضل ہے قرآن کے سیکھنے سے۔ (در مختار، فتاویٰ عالمگیری جلد ۴ ص ۳۵۹) اور بعض حنفیہ نے تو تعصب اور انتہا پسندی میں یہ کہنے میں بھی کوئی خوف ودریغ نہیں کیا کہ....

فلعنة ربنا اعداد رمل
على من رد قول ابى حنيفة

یعنی ریت کے ذروں کو برابر لعنتیں نازل ہوں اس پر جو ابو حنیفہ کے قول کو رد کرے، (در مختار جلد اول ص ۲۶)

اس شعر کو سامنے رکھ کر حنفی دوست بتلائیں کہ وہ صرف امام ابو حنیفہؒ کے اقوال پر ہی عمل کرتے ہیں؟ یقیناً وہ ایسا نہیں کرتے اور پھر ان دوستوں کو دوسروں پر "زبان طعن دراز" کرنے سے پہلے اپنے امام ابو حنیفہ کے دونوں شاگردوں کو ضرور دیکھنا چاہئے کیونکہ وہی تھے جنہوں نے سب سے پہلے اپنے استاد سے اختلاف کیا چنانچہ لکھا ہے کہ..... صاحبین یعنی امام صاحب کے شاگردوں امام ابو یوسف اور امام محمد نے دو ثلث سے زیادہ مسائل میں امام ابو حنیفہ کا خلاف کیا ہے (در مختار اول ص ۲۴)

حنفی دوست بتلائیں کہ اب ان پر کیا فتویٰ صادر کریں گے؟ ایک طرف یہ سب کچھ ہے اور دوسری طرف قرآن یہ کہتا ہے کہ "ومن يعص الله ورسوله ويتعد حدوده يدخله نارا خالدا فيها وله عذاب مهين" اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا۔ اور اس کی مقرر کی گئی حدوں سے تجاوز کر جائے گا۔ اسے اللہ آگ میں ڈالے گا، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے (سورہ نساء آیت ۱۴)

باقی صے ۱۷ پر

© rasailojaraid.com